دل کی بات　　　　　　　　　　مدیر

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

عوامی حکومت چار سال پورے کر چکی ہے لیکن عوام کے مسائل حل ہونے کی بجائے مزید بڑھ رہے ہیں۔ چار سال قبل مسائل حل کرنے کا جھانسہ دے کر عوام سے ووٹ مانگے اور اقتدار پر براجمان ہو کر قومی خزانے کی لوٹ مار شروع کر دی۔ پینسٹھ برس سے پاکستان میں یہی گھناؤنا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اقتدار میں آنے سے پہلے ملک کی قسمت اور تقدیر بدلنے کے دعوے اور وعدے کرتے ہیں اور اقتدار میں آنے کے بعد ایک ہی راگ الاپنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ مسائل ہمیں سابقہ حکمرانوں سے ورثہ میں ملے ہیں۔ دھوکہ دہی، لوٹ مار، جھوٹ اور فریب کا یہ موروثی دھندہ آخر کب تک جاری رہے گا؟ اور اس کا انجام کیا ہوگا؟

بجلی کی بدترین لوڈ شیڈنگ سے ملکی صنعت مفلوج اور معیشت تباہ و برباد ہو کر رہ گئی ہے۔ بجلی کے نرخوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جس کی کوئی حد مقرر نہیں۔ بلوں کی ادائیگی عوام کی استطاعت سے باہر ہو گئی ہے۔ پیر گیلانی کا گھر بجلی کے قمقموں سے ہر وقت روشن ہے اور لوگوں کے گھر تاریکی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ کمر توڑ مہنگائی نے جینا محال کر دیا ہے۔ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت نے صرف ۴ برسوں میں ۴۰ کھرب کا قرض لیا، اس قرض پر سود کی ادائیگیاں ۲۵۶ ارب سے بڑھ کر ۷۹۶ ارب روپے ہوگئی ہیں جبکہ مجموعی قرضوں میں ۸۲ فیصد اور سود میں ۵۱ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ صحت، تعلیم اور ترقی کے منصوبوں کی بجائے بے حیائی اور فحاشی کے فروغ پر ملکی خزانہ لٹایا جا رہا ہے۔

اقوام عالم کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کے مجرمانہ شوق میں عالمی دہشت گردوں کی، دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ میں شامل ہو کر ملکی سلامتی اور دفاع بھی داؤ پر لگا دیے۔ افغانستان کے مسلمان بھائیوں کو مارنے کے لیے امریکی و نیٹو فورسز کو ملک میں اڈے دیے اور سپلائی کے لیے زمینی و فضائی راستہ فراہم کیا۔ عالمی استعمار اور دہشت گردی کی محبت میں اپنے محبّ وطن فوجی مروائے۔ سلالہ چیک پوسٹ پر حملے اور مستقل ڈرون حملوں جیسے تحفے وصول کیے۔ نیٹو سپلائی بحال کرنے کے لیے اب پھر پارلیمنٹ سے غلط فیصلے کروانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ بلوچستان سلگ رہا ہے اور بلوچوں کا احساس محرومی علیحدگی کے رجحانات کو قوی سے قوی تر کر رہا ہے۔ دو قومی نظریہ دفن ہو چکا بلکہ ذرائع ابلاغ پر قیام پاکستان کے جواز و عدم جواز پر کھلم کھلا بحثیں ہو رہی ہیں۔ حکمران پھر بھی کہہ رہے ہیں ملک ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔

ہیں کواکب کچھ ، نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا